

محورِ اہلِ ولاد ہے عہد و پیمانِ غدیر

مولانا سید غافر رضوی چھوٹی

بن گیا خود طائرِ تکمیر حسانِ غدیر
خوش نصیبی سے ہمیں حاصل ہے عرفانِ غدیر
خامہ مدت پڑا ہے سرحدِ قرطاس پر
چادرِ اکمال میں چھانی ہوئی منے کے سبب
دوش پر اتمامِ نعمت کی عبا ڈالے ہوئے
یک بیک گونجی صدا ہی علی خیرِ العمل
حضرتِ موسیٰ بھی کوہ طور سے دیکھا کئے
کوئی سلام، کوئی بوذر، کوئی میشم بن گیا
لہلہتے ہی رہیں گے تا ابد ایسے شجر
آج بھی سینہ پر ہیں وہ ستم کے سامنے
مشربِ عشق پر چھایا ہے عنوانِ غدیر
ہو گئے محورِ جامِ عشق، رندانِ غدیر
تحتِ لفظِ قدمِ رنجہ ہے سلطانِ غدیر
چند لمحوں میں بنا جنت، بیابانِ غدیر
جب ہوا جلوہ نما منبر سے عمرانِ غدیر
چپھائے اس طرح سے عنديلیبانِ غدیر
ہو گئی جن کو میسر بادِ فیضانِ غدیر
جن دلوں پر خوب جم کے بر سی بارانِ غدیر

چیر کر اثر کو گھوارہ سے یہ سمجھادیا
اب تمہاری نسل کو پرکھے گی میزانِ عدیر
چادرِ تطہیر کا سایہ ملے گا بس انہیں
جاگزیں جن کے دلوں میں ہو گا فرمانِ عدیر
آئیِ اکمال کے لب پر یہ نغمہ ہے فلک
محورِ اہل ولا ہے عہد و پیمانِ عدیر